

قرآن مجید سیکھنے کا جدید ترین اسلوب

معانی

الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ

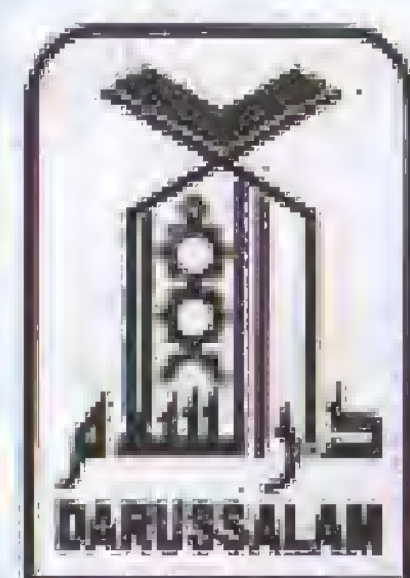
(لفظ بہ لفظ، رواں اردو ترجمہ)

بائیں اور خانوں کی تکنیک سے قرآن مجید کے مستند معانی
و مطالب سیکھنے اور سکھانے والے اساتذہ، طلبہ اور والدین کے لیے

ترجمہ

مولانا محمد عبدالحق

حافظ صلاح الدین یوسف



عرض ناشر

آج انسانیت کے پاس قرآن مجید کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں جسے پورے یقین اور شرح صدر کے ساتھ الہامی اور محکمہ قرار دیا جاسکے۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل سے امت کو بلندی حاصل ہوتی ہے اور اس سے غفلت برتنے سے لاپرواہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے دنیا کی مختلف زبانوں اور زمانوں میں اس کے سو سے زائد تراجم ہو چکے ہیں جن میں ایک ممتاز زبان اردو بھی ہے۔ اردو زبان میں قرآن مجید کے اولین دو تراجم 1805ء کے قریب شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے دو فرزندوں شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے کیے اور یہ سلسلہ دعوت اور مرحلہ خیر الہی تک جاری و ساری ہے۔ اردو زبان میں سیکڑوں مکمل اور ایک ہزار کے قریب نامکمل تراجم قرآن کی موجودگی میں ایک نئے ترجمہ قرآن کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کے جواب میں یہ کہنا کافی ہوگا کہ ایک طالب قرآن کے فہم اور سمجھت کے لیے دارالسلام کے اس تازہ ترجمے میں درج ذیل خصوصیات کا التزام کیا گیا ہے:

عربی الفاظ کے مفہوم کے قریب تر اردو الفاظ کا انتخاب۔

متداول تراجم میں قرآن مجید کے جن حروف کو نظر انداز کیا گیا ہے، ان کے مکمل ترجمے کا اہتمام۔

اردو ترجمے میں ادق اور مشکل الفاظ و تراکیب کے بجائے سادہ اور سلیس الفاظ کا استعمال۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے فارسی اور ان کے دو نامور صاحبزادوں کے دو اردو تراجم کو اس ترجمہ قرآن کی اساس بنایا گیا ہے۔

ترجمے میں عربی زبان کے قواعد صرف و نحو کی پابندی اور علم بلاغت، معانی اور بیان کا لحاظ۔

اردو کا سہل ممتنع اسلوب۔

ترجمے میں آیات کی شان نزول، مقامات و ماحول اور جغرافیائی اور معاشرتی حالات کی نزاکتوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

یہ پہلا ترجمہ قرآن ہے جس میں پیشرو علمی اور لغوی مصادر کے علاوہ جید علمائے کرام کی ایک ٹیم نے مشاورت فراہم کی ہے۔

یہ ترجمہ زبان میں سادہ، مفہوم میں کامل، اسلوب میں دل نشیں، عربی متن کے قریب اور ہر عمر کے باذوق قارئین کے لیے نہایت مفید اور نافع ہے۔

بلا ترقی اشاعت علم دارالسلام ممنون ہیں



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الرياض: 11416 سووی عرب فون: 4033962-4043432 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyaadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

• اتریش: اضلاع: فون: 4614483 01 فیکس: 4644945 • الجزائر: فون: 4735220 01 فیکس: 4735221 • سوڈان: فون: 2860422 01

• منداب الریاض: موبائل: 0505196736-0503459695 • قسیم (بریدہ): فون/فیکس: 3696124 06 موبائل: 0503417156

• مکہ مکرمہ: موبائل: 0506640175-0502839948 • مدینہ منورہ: فون: 8234446 04 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155

• ہندہ: فون: 6879254 02 فیکس: 6336270 • الطیر فون: 8692900 03 فیکس: 8691551

• فتح البحر فون/فیکس: 3908027 04 موبائل: 0500887341 • فیس مشیط فون/فیکس: 2207055 07 موبائل: 0500710328

• عمان: فون: 5632623 6 00971 • امریکہ: • یمن: فون: 7220419 713 001 • نیویک فون: 6255925 718 001

• لندن: فون: 208 539 4885 • آسٹریلیا: فون: 4040 2 9758 0061

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

36- لوزال، سیکرٹریٹ ٹاپ، لاہور

فون: 7110081-7232400-7240024-7324034-0092 فیکس: 7354072 موبائل: 8484569-0322

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

• غزنی سرگرم: اردو بازار فون: 7120054 فیکس: 7320703 موبائل: 4439150-0321

• مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن فون: 7846714 موبائل: 4156390-0321

• Y-260 بلاک کرشل امیریا، فیر III، فیکس: لاہور فون: 11-042-5692610 موبائل: 4212174-0321

• اسلام آباد: F-8 مرکز، فون/فیکس: 051-2281513 موبائل: 5370378-0321

• کراچی: (D.C.H.S / 110,111-Z) مین طارق روڈ، ڈالمن ہال سے (بہار آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی

فون: 7-4393936-021 فیکس: 4393937 موبائل: 2441843-0321

Darussalamkhi@darussalampk.com

اُردو ترجمے کی یہ نازک اور گرانبار ذمہ داری ادارے کی علمی کمیٹی کے چیئرمین مفسر قرآن فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ اور ادارے کے سینئر ریسرچ سکا لرمولانا محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ کی محنت شاقہ اور علمی رسوخ کا نمونہ ہے۔

ترجمہ قرآن کی تصحیح و تنقیح اور پروف ریڈنگ کی ذمہ داری ریسرچ سیکشن کے رفقاء مولانا منیر احمد رسولپوری، حافظ محمد آصف اقبال، مولانا محمد امین خاق، حافظ اقبال صدیق مدنی، مولانا محمد عثمان منیب اور مولانا سلیم اللہ زمان رحمہم نے احسن طریقے سے نبھائی اور اس کے فنی مراحل ڈیزائننگ میں ہارون الرشید، محمد عامر رضوان اور اسد علی، کمپوزنگ میں اخلاص الحق ساجد اور محمد جاوید نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں بھرپور محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

دارالسلام اپنے روز تائیس سے کتاب و سنت کی تعلیمات کو جدید ترین اسلوب میں پیش کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ تراجم قرآن ہوں یا تقاسیر، یا قرآنی موضوعات پر تحقیقی اور مستند نگارشات، الحمد للہ! دنیا کی بارہ زبانوں میں سیکڑوں کتابیں طبع ہو کر لاکھوں متلاشیان حق کی راہنمائی کا فریضہ ادا کر رہی ہیں۔ قرآن مجید کے موجودہ ترجمہ کو ہم نے طالبان قرآن کے لیے مفید اور نافع بنانے کے لیے حتی المقدور ایک اجتماعی کوشش کی ہے۔ اس امر پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ ممکن نہیں بلکہ صرف ترجمانی ہی کا امکان ہے۔ اس لیے ہم اہل علم سے ملتمس ہیں کہ وہ اگر کسی مقام پر ہمارے ترجمے میں کوئی نقص، کمزوری یا جھول محسوس فرمائیں تو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ طباعتوں میں اس کی درستی کی جاسکے۔ ادارہ اس حسن تعاون کے لیے ممنون ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کے لیے دارالسلام کے جملہ علماء، محققین اور معاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اسے عامۃ المسلمین میں قرآن فہمی کا موثر ذریعہ بنائے۔ (آمین یا رب العالمین)

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام الریاض، لاہور
ربیع الاول 1426ھ / مئی 2006ء



حرفِ اول

حضرت آدم علیہ السلام کی بلندیوں سے فرش زمین پر تشریف لائے تو ان کے پاس اپنی ذریت کے لیے ہدایت کا ایک نسخہ بھی تھا۔ پھر قافلۂ انسانیت کے لیے مختلف زمانوں اور زمینوں میں ہزاروں انبیاء و رسل علیہم السلام مبعوث ہوئے اور ان پاکیزہ مفت انسانوں میں چند وہ بھی تھے جنہیں وحی پر مشتمل کتابیں اور صحیفے عطا کیے گئے۔ بالآخر یہ سلسلہ وحی غارِ حرا کی وحی "الہدٰی" کے آغاز سے شروع ہوا اور تکمیل دین و شریعت، اتمام نعمت اور انتخاب دین اسلام پر ختم ہو گیا۔ یوں قرآن مجید خاتم النبیین بھی ہے اور قیامت تک انسانوں کو جادۂ توحید اور اطاعتِ رسول کے جملہ لوازم سے باخبر اور آگاہ کرنے والا صحیفہ بھی۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل مختلف آسمانی مذاہب کے پیروکار اپنی کتابوں کے متن کھو چکے تھے اور ان پر عمل کا کوئی مبسوط اور منضبط نقطہ کار ان کے پاس موجود نہ تھا۔ قرآن مجید کی حقانیت و جامعیت تو اپنی جگہ واضح، مگر اس کے متن کا کسی تحریف و تغیر سے پاک ہونا صحائفِ آسمانی کی تاریخ کا سب سے بڑا اعجاز ہے۔

قرآن مجید نے اپنے برحق ہونے کی خود صداقت فراہم کی ہے۔ اس کے احکام پر مبنی معاشرہ اور ریاست خود عہد نبوی میں قائم ہو گئی۔ قرآنی احکام کو ایک مکمل عملی تفسیر میسر آئی۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت کے فرائضِ ثلاثہ بھی یہی تھے کہ انسانیت کے سامنے آیاتِ الہی کی تلاوت کی جائے، ان کے ذریعے سے نفوسِ انسانی کا تزکیہ کیا جائے اور انھیں نفسِ فاسدہ کی ساری کثافتوں اور کدورتوں سے محفوظ کر کے نفسِ مطمئنہ کے درجے پر فائز کیا جائے۔ تاریخ اسلام کے اوراق اس امر کی شہادت فراہم کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت قرآن کی تفسیر پر مشتمل ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت نے بھی اس کے معروف و منکر کو اس درجہ سمجھ لیا کہ پھر اپنی زندگیوں کی کامل شہادت اس کے لیے پیش کر دی۔

قرآن مجید اپنے پڑھنے اور ماننے والوں کے سامنے بہت سے مطالبات اور تقاضے پیش کرتا ہے۔ اولاً یہ کہ قرآن مجید کو وحی حق پر مشتمل اور مُنَزَّل مِنَ اللہ تسلیم کیا جائے۔ اس کے احکام پر شرح صدر کے ساتھ ایمان لایا جائے۔ اس کے متن میں جن صفات المؤمنین کو بیان کیا گیا ہے ان پر صدقِ دل کے ساتھ عمل کیا جائے اور انہی کی روشنی میں اپنی سیرت سازی کی جائے۔ اسی باعث اس کے ادب و احترام کے بہت سے لوازم بیان کیے گئے ہیں۔ آج انسانیت کے پاس یہ واحد صحیفہ آسمانی ہے جس سے منشاءً الہی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید کو تجوید و قراءت کی پوری پابندیوں کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید نے اپنے مخاطبین کو قرآن فہمی کے مختلف وسائل اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآنی آیات میں مسلسل غور و فکر اور تدبر و تفحص کے نتیجے میں اس کے حکیمانہ نکات سمجھ میں آتے

وضاحت پیدا ہو گئی ہے۔ نیز الگ الگ ٹکڑوں کے ترجمے کے التزام کے باوجود تسلسل بیان مجروح نہیں ہونے پاتا۔ اس میں تمام تر حروف کی معنویت کو برقرار رکھتے ہوئے ضما کے ترجمے اور اسماء و افعال کی صرفی اور نحوی صورتوں کا پورا لحاظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ترجمہ قرآن کی اس کوشش میں اسلاف کے علمی منہج سے کماحقہ استفادہ کیا گیا ہے اور اصولی سہولت مد نظر رکھنے کی وجہ سے ایک عام اردو خواں قاری بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکتا ہے۔ نیز دینی مدارس اور ترجمہ قرآن کے حلقوں اور کلاسز کے اساتذہ اس کوشش سے اپنے اسباق کو آسان، پرکشش اور مفید بنا سکتے ہیں۔ دارالسلام کی ٹیم نے اس ترجمہ قرآن کی پیشکش میں جس ہنرمندی، ٹیکنالوجی اور عقیدت کو سمویا ہے، اس کے باعث یہ پیشکش ایک معیاری اور مثالی شکل اختیار کر گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ترجمہ قرآن کی یہ کاوشیں فہم قرآن کے مختلف تجربات کو اب ایک تحریک کی شکل دیں گی۔ اس طرز کے علمی کام سے مسلکی اور گروہی تعصبات کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔ دارالسلام نے اس ترجمے کی پیشکش اور طباعت میں جس احساس جمال اور ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی اس سائنٹفک ترجمانی کو عامۃ المسلمین کے لیے نافع بنائے۔ آمین یا رب العالمین!

پروفیسر عبدالجبار شاہ

(بیت الحکمت، لاہور)

12 ربیع الاول 1426ھ



کچھ ترجمہ قرآن کے بارے میں!

راقم نے جب قرآن مجید کے تفسیری حواشی تحریر کیے، جو ”تفسیر احسن البیان“ کے نام سے شائع ہوئے، تو اس وقت دارالسلام ”الریاض کے رفقاء نے ترجمے کے لیے مولانا محمد جونا گڑھی رحمہ اللہ کا وہ ترجمہ منتخب کیا جو تفسیر ابن کثیر کے اردو ترجمے کے ساتھ چھپا ہوا ہے، تاہم اس میں بہت سے مقامات پر اصلاح زبان و بیان کر لی گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ”تفسیر احسن البیان“ کو قبول عام سے نوازا اور ہر حلقے میں اسے پسند کیا گیا، حتیٰ کہ علماء نے بھی اس کی تحسین اور راقم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ لیکن اکثر علماء نے اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا اظہار ہی نہیں، بلکہ اصرار کیا کہ ان تفسیری حواشی کے ساتھ ترجمہ بھی نیا لگایا جائے۔ موجود ترجمہ گو زبان و بیان کے اعتبار سے زیادہ پرانا نہیں ہے، لیکن بعض مقامات پر ضرورت سے زیادہ با محاورہ ہونے کی وجہ سے اس میں قرآنی متن سے بہت بعد نظر آتا ہے۔ یہی بات دینی مدارس میں زیر تعلیم بعض طلبہ و طالبات کی طرف سے بھی ہم تک پہنچی اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ترجمے کے لیے ہمیں دوسرا قرآن دیکھنا پڑتا ہے۔

علماء اور طلباء، دونوں کی یہ باتیں ایک تو حقیقت کے قریب تھیں۔ دوسرے ان میں قرآن فہمی کے جذبے کی کار فرمائی تھی۔ اس لیے راقم نے ”دارالسلام“ لاہور کے منتظم اعلیٰ عزیز گرامی حافظ عبدالعظیم اسد سلّمہ اللہ تعالیٰ و بَارَكَ فِي عُمْرِهِ رحمہ اللہ سے اس کا تذکرہ اور مذکورہ حضرات کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کی بابت مشورہ کیا، تو انہوں نے بھی اس کی تائید کی اور کہا کہ اس سے ادارے کی ایک بہت بڑی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی اور یوں انہوں نے بھی اس پر اپنی امان کی اور تعاون کا نہ صرف اظہار کر دیا بلکہ محبت و مشفق گرامی جناب عبدالملک مجاہد رحمہ اللہ سے بھی اس کی منظوری لے لی۔ اس طرح ان دونوں حضرات کے مخلصانہ جذبہ و تعاون اور حوصلہ افزائی سے اس راہ کا پہلا سنگ گرا، الحمد للہ دور ہو گیا اور ایک نیا ترجمہ کرنے کا عزم کر لیا گیا۔

آغاز کار میں باہمی مشاورت سے یہی طے پایا کہ لفظی ترجمہ کیا جائے، کیونکہ ترجمے کی ضرورت ہی اس لیے محسوس کی گئی کہ پہلے تفسیر کے ساتھ جو ترجمہ لگا ہوا ہے وہ لفظی نہیں ہے۔ علاوہ ازیں راقم کے خیال میں بھی قرآن فہمی کے لیے لفظی ترجمہ ہی عوام کے لیے مناسب رہتا ہے۔ با محاورہ ترجمے سے جو کلام الہی کی ترجمانی ہوتا ہے زیادہ سلیس درواں ہونے کی وجہ سے قرآن کا مفہوم تو بآسانی سمجھ میں آ جاتا ہے، لیکن اس رواں دواں ترجمے کو بار بار پڑھنے کے باوجود پڑھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کہ قرآن کے فلاں لفظ کا ترجمہ کیا ہے اور فلاں کا کیا۔ یوں عمر بھر قرآن خوانی اور ترجمہ خوانی کے باوجود وہ

یہ ترجمہ زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو سکے۔

اس میں اصل کامیابی اور معیار کا تناسب کتنا اور کیسا ہے۔ اس کا فیصلہ اب قارئین کرام اور علمائے عظام ہی نے کرنا ہے۔ ہم نے اپنی حد تک صحیح سے صحیح تر بات کے اختیار کرنے میں اور مناسب سے مناسب تر الفاظ و اسلوب کے اپنانے میں پوری سعی و کاوش کی ہے۔ ہر مشکل مقام کو جو قدم قدم پر عنایاں گیر ہوتے رہے ہم نے جدید و قدیم تفاسیر و تراجم کی روشنی میں دیکھا، ایک ایک لفظ پر گھنٹوں صرف کیے اور تفاسیر و تراجم کے علاوہ لغات و شروحات حدیث کی کتابیں بھی کھنگالیں اور اکثر پھر باہم مشورے سے اللہ تعالیٰ جو کچھ بھاتا اسے تحریر کرتے رہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس کام میں مولانا موصوف کی معاونت، رہنمائی اور محنت نہ ہوتی تو یہ کام اتنی جلدی بھی نہ ہوتا اور شاید اتنا باوثوق اور معیاری بھی نہ ہوتا، جتنا ہمارے خیال میں یہ اس وقت ہے۔ اس اعتبار سے اس ترجمہ القرآن میں مولانا موصوف راقم کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور راقم ان کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے رفاقت، معاونت اور رہنمائی کا پورا حق ادا کیا ہے۔ جزاء اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة۔

ہر مترجم اپنے ترجمے کی بابت یہ وضاحت ضرور کرتا ہے کہ اس میں فلاں فلاں خوبیاں ہیں۔ اس ترجمے کی بابت بھی اہل علم کے ذہن میں یہ سوال آئے گا کہ اس ترجمے کی کیا امتیازی خصوصیات اور خوبیاں ہیں۔ تو واقعہ یہ ہے کہ آج سے تقریباً 5 سال قبل (2000ء میں) جب یہ ترجمہ کیا گیا تھا، اس وقت اسے تفسیر ”احسن البیان“ کے ساتھ لگانا مقصود تھا۔ اسی لیے اس ترجمے کے ساتھ ساتھ ”احسن البیان“ پر بھی حسب ضرورت نظر ثانی اور ترمیم و اضافہ کیا تھا۔ یوں تفسیر مذکور کا بھی ایک نیا ایڈیشن تیار ہو گیا، جو حسب مشیت الہی کبھی نہ کبھی شائع ہوگا، فی الحال اس اضافہ شدہ ایڈیشن کی اشاعت بعض اسباب کی بنا پر رکی ہوئی ہے۔ ما شاء اللہ کان وما لم یشرأ لم یکن۔

اُس وقت ٹھیکہ لفظی ترجمہ کیا گیا تھا، یعنی سوائے ان مقامات کے جہاں تحت اللفظ ترجمہ ممکن نہیں تھا، ہر لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے ہی کیا گیا تھا، حتیٰ کہ اس کی خاطر اردو کے معروف اسلوب کو بھی نظر انداز کر دیا گیا تھا، لیکن اس کی اشاعت کی نوبت ہی نہیں آئی۔ جن احباب کے علم میں یہ کام تھا، ان کی طرف سے اس کی اشاعت کا مطالبہ ہوتا رہتا تھا، ان کے اصرار پر ادارے نے یہ پروگرام بنایا کہ فی الحال ترجمہ ہی شائع کر دیا جائے اور اس کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسے ڈیویوں والے انداز سے، یعنی بکسوں (خانوں) کے اندر قرآنی متن اور انہی خانوں (بکسوں) میں ان الفاظ کا اردو ترجمہ دے کر، شائع کیا جائے۔ چنانچہ بکسوں (خانوں) کی رعایت سے فائدہ اٹھا کر ترجمے میں بھی لفظوں سے تھوڑا سا انحراف کر لیا گیا، تاکہ ترجمے میں مزید سلاست و شگفتگی پیدا ہو جائے۔

جیسے مثال کے طور پر ﴿ذَهَبَ اللَّهُ﴾ کے ترجمے (لے گیا اللہ) کو ”اللہ لے گیا“ سے، ﴿عَلَى بَعْضٍ﴾ کے ترجمے

﴿بَعْضٍ﴾ کے (کو) بعض پر سے ﴿مَعَ نُوحٍ﴾ کے ترجمے (ساتھ نوح کے) کو ”نوح کے ساتھ“ سے ﴿أُولَٰئِكَ﴾ کے (انہیں) پہلے ان دونوں میں سے (کو) ان دونوں میں سے پہلا سے ﴿بِحِلَالِ الدِّيَارِ﴾ کے ترجمے (درمیان شہروں کے) کو ان کے درمیان سے بدل دیا گیا۔ وعلیٰ هذا القیاس، ان جیسی دوسری ترکیبیں یا الفاظ ہیں۔

اس میں تقدیم و تاخیر یا انحراف سے مقصود سلاست و شگفتگی ہے جس کا جتنا اہتمام ہو جائے، اس سے ترجمے میں حسن و جلال پیدا ہوتا ہے اور تفہیم میں آسانی بھی۔ اور یہ انحراف بھی اس لیے کیا گیا ہے کہ متن اور ترجمہ دونوں ایک ہی خانے میں نہ آسکیں کی وجہ سے قارئین کو یہ معلوم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ ﴿ذَهَبَ اللَّهُ﴾ میں ”لے گیا“ کا ترجمہ اور ﴿مَعَ﴾ کا ترجمہ (ساتھ) کا ترجمہ ”کس لفظ کا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ اس تھوڑی سی ترمیم سے یہ لفظی ترجمہ، تقریباً لفظی بھی رہا اور اسلوب کا آئینہ دار بھی ہو گیا۔ اس اعتبار سے ہم اسے لفظی ترجمہ اور سلاست کا ایک حسین امتزاج بھی کہہ سکتے ہیں۔

اس ترجمے کا یہی اصل امتیاز ہے، اور اس کی بعض دیگر خصوصیات کا ضمناً پہلے ذکر آچکا ہے۔ بکسوں (خانوں) میں لکھنے کا کام مولانا محمد امین ثاقب فاضل مدینہ یونیورسٹی نے کیا، نئی اصلاح و ترمیم کا بیشتر کام رکن ادارہ مولانا محمد عبد الجبار صاحب نے راقم کی مشاورت سے کیا اور اس کی تصحیح و پروف ریڈنگ میں ادارہ کے دوسرے رفقاء مولانا منیر احمد رسولپوری، مولانا محمد عین فہیم، مولانا سلیم اللہ زمان، حافظ اقبال صدیق مدنی وغیرہ مولانا موصوف کے ساتھ شریک رہے۔

سب کا شکر یہ راقم اپنی طرف سے بھی اور ادارے کی طرف سے بھی ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعادت و کرم کو قبول فرمائے اور اس کی بہترین جزا سے ان کو دنیا و آخرت میں نوازے۔ جزاء اللہ تعالیٰ احسن الجزاء راقم آخر میں ایک مرتبہ پھر عظیم القدر عزیز حافظ عبد العظیم اسد اللہ اور مسلک سلف کے شیدائی و فدائی اور قرآن و حدیث کی عالمی پیمانے پر نشر و اشاعت کے لیے شب و روز متحرک و سرگرم جناب عبد المالک مجاہد اللہ دونوں کا شکر گزار ہے کہ ان دونوں بھائیوں نے اس کام میں بھرپور تعاون فرمایا۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کے مخلصانہ تعاون کے بغیر یہ عظیم منصوبہ پایہ تکمیل نہیں پہنچ سکتا تھا، اللہ تعالیٰ ان کی مساعی حسنہ کو قبولیت سے نوازے اور ان کا بہترین صلہ انہیں دنیا و آخرت میں عطا فرمائے اور انہیں اور ہم سب کو اپنے دین کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق دے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر: شعبہ تحقیق و تالیف دارالسلام لاہور

ربیع الاول 1426ھ - مئی 2005ء

سورة الفاتحة
(111 آيات)بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے نام سے (شریع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہےرُكُوعَاتُهَا
۱

الْحَمْدُ	لِلَّهِ	رَبِّ	الْعَالَمِينَ ①
تمام تعریفیں	اللہ ہی کیلئے ہیں	(جو) پالنے والا ہے	سارے جہانوں کا
الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ ①	مَلِكِ	يَوْمِ الدِّينِ ②
نہایت مہربان	بڑا رحم کرنے والا ہے	مالک ہے	روز جزا کا
إِيَّاكَ	نَعْبُدُ	وَإِيَّاكَ	نَسْتَعِينُ ③
تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور تجھ ہی سے	ہم مدد چاہتے ہیں
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ④	صِرَاطَ	الَّذِينَ	
دکھا ہمیں	راستہ	سیدھا	راستہ
أَنْعَمْتَ	عَلَيْهِمْ ⑤	غَيْرِ	الْمَغْضُوبِ
انعام کیا تو نے	ان پر	(وہ جو) نہیں	غصہ کیا گیا
عَلَيْهِمْ ⑥	وَلَا	الضَّالِّينَ ⑦	
ان پر	اور	نہ	(وہ گمراہ ہیں)

سورة البقرة
(۲۸۶ آيات)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شریع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے

رُكُوعَاتُهَا
۳۰

الَّذِينَ	لَا	رَيْبَ فِيهِ هُدًى	لِّلْمُتَّقِينَ ①	الَّذِينَ
انہیں	نہیں	کوئی شک اس میں	ہدایت ہے	(اللہ سے) ڈرنے والوں کے لیے وہ لوگ جو
يُؤْمِنُونَ	بِالْغَيْبِ	وَيُقِيمُونَ	الصَّلَاةَ	وَمِمَّا
ایمان لاتے ہیں	غیب کے ساتھ	اور قائم کرتے ہیں	نماز	اور کچھ اس میں سے جو ہم نے ان کو دیا
يُنْفِقُونَ ②	وَالَّذِينَ	يُؤْمِنُونَ	بِمَا	أُنْزِلَ
(اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں	اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں	اس پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف اور جو نازل کیا گیا
مِّنْ قَبْلِكَ	وَبِالْآخِرَةِ	هُمْ	يُوقِنُونَ ③	أُولَئِكَ
آپ سے پہلے اور آخرت پر	یہی لوگ یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ	ہدایت پر ہیں	اپنے رب کی طرف سے اور
أُولَئِكَ هُمُ	الْمُفْلِحُونَ ④	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
یہی لوگ	فلاح پانے والے ہیں	بلاشبہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا برابر ہے ان پر آیا آپ ڈرائیں انہیں
أَمْ لَمْ	تُنْذِرْهُمْ	لَا	يُؤْمِنُونَ ⑤	خَتَمَ
یا نہ	ڈرائیں انہیں نہیں	وہ ایمان لائیں گے	مہر لگا دی ہے	اللہ نے اوپر ان کے دلوں کے اوپر ان کے کانوں کے
وَعَلَى	أَبْصَارِهِمْ	غَشَاوَةٌ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ
اور اوپر	ان کی آنکھوں کے	پردہ ہے	اور ان کے لیے	عذاب ہے بہت بڑا اور بعض لوگ (وہ ہیں) جو
يَقُولُ	أَمَنَّا	بِاللَّهِ	وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ	وَمَا
کہتے ہیں ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور یوم آخرت پر	حالانکہ	نہیں ہیں وہ ایمان لانے والے وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں
وَالَّذِينَ	آمَنُوا	وَمَا	يَخْدَعُونَ	إِلَّا
اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے	اور نہیں	وہ دھوکا دیتے	مگر اپنے آپ ہی کو	اور نہیں وہ شعور رکھتے
فِي قُلُوبِهِمْ	مَرَضٌ	فَزَادَهُمُ	اللَّهُ	مَرَضًا
ان کے دلوں میں بیماری ہے	سوان کو اللہ نے بڑھا دیا	بیماری میں	اور ان کے لیے	عذاب ہے بڑا دردناک بسبب اس کے
كَانُوا	يَكْذِبُونَ ⑥	وَإِذَا	قِيلَ لَهُمْ	لَا
(کہ) تھے وہ	جھوٹ بولا کرتے	اور جب	کہا جاتا ہے ان سے	نہ تم فساد کرو زمین میں (تو) کہتے ہیں ہم تو صرف

مُصْلِحُونَ ۝۱۱	آلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝۱۲	وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
اصلاح کرنے والے ہیں خبردار بلاشبہ وہی ہیں فساد کرنے والے اور لیکن نہیں وہ شعور رکھتے اور جب کہا جاتا ہے ان سے		
آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنْتُمْ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۝۱۳	إِنَّمَا هُمْ	إِنَّمَا هُمْ
تم ایمان لاؤ جیسے ایمان لائے لوگ (تو) وہ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے ایمان لائے بے وقوف خبردار بلاشبہ وہی ہیں		
السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ۝۱۴	وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمِنَّا	وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمِنَّا
بے وقوف لیکن نہیں وہ جانتے اور جب وہ ملتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے (تو) کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے		
وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شُيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ ۝۱۵	وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شُيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ ۝۱۵	وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شُيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَؤُونَ ۝۱۵
اور جب تنہا ہوتے ہیں طرف اپنے سرداروں کی (تو) کہتے ہیں بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف استہزا کرنے والے ہیں		
اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَبِهِمْ يُعْذِرُ ۝۱۶	وَبِهِمْ يُعْذِرُ ۝۱۶	وَبِهِمْ يُعْذِرُ ۝۱۶
اللہ استہزا کرتا ہے ان سے اور ان کو بڑھاتا ہے ان کی سرکشی میں وہ بھٹکتے پھرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے		
اشْتَرَوْا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝۱۷	اشْتَرَوْا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝۱۷	اشْتَرَوْا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝۱۷
خریدی گمراہی ہدایت کے بدلے چنانچہ نہ نفع بخش ہوئی ان کی تجارت اور نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والے ان کی مثال		
كَشَلٍ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ	كَشَلٍ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ	كَشَلٍ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ
اس (مخمس) کی سی ہے جس نے جلائی آگ پھر جب روشن کر دیا اس (آگ) نے (اس کو) جو اسکے ارد گرد ہے		
ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٍ لَا يَبْصُرُونَ ۝۱۸	ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٍ لَا يَبْصُرُونَ ۝۱۸	ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٍ لَا يَبْصُرُونَ ۝۱۸
(تو) لے گیا اللہ ان کی روشنی اور انہیں چھوڑ دیا اندھیروں میں نہیں وہ دیکھتے (وہ) بہرے ہیں گوگٹے ہیں		
عَمِيَ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝۱۹	عَمِيَ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝۱۹	عَمِيَ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝۱۹
اندھے ہیں لہذا وہ نہیں لوٹتے یا (ان کی مثال) زوردار بارش کی سی ہے (جو) آسمان سے (آتی) ہے اس میں اندھیرے		
وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۝۲۰	وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۝۲۰	وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۝۲۰
اور گرج اور بجلی (ہے) وہ ٹھونکتے ہیں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں بوجہ گرجوں کے موت کے ڈر سے اور اللہ		
مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۝۲۱	مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۝۲۱	مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۝۲۱
گھیرنے والا ہے کافروں کو قریب ہے بجلی آپکے ان کی آنکھیں جب بھی وہ چمکتی ہے ان پر		
فَمَشَا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۝۲۲	فَمَشَا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۝۲۲	فَمَشَا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۝۲۲
(تو) وہ چلنے لگتے ہیں اس (کی روشنی) میں اور جب اندھیرا ہوتا ہے ان پر (تو) وہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر چاہے اللہ		

لَلْعَبِّ بِسْمِعِهِمْ وَابْصَارِهِمْ ۝۲۳	لَلْعَبِّ بِسْمِعِهِمْ وَابْصَارِهِمْ ۝۲۳	لَلْعَبِّ بِسْمِعِهِمْ وَابْصَارِهِمْ ۝۲۳
لے ہائے ان کے کان اور ان کی آنکھیں بے شک اللہ اوپر ہر چیز کے خوب قادر ہے اے لوگو!		
أَفَتَدْعُونَ إِلَهُكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝۲۴	أَفَتَدْعُونَ إِلَهُكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝۲۴	أَفَتَدْعُونَ إِلَهُكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝۲۴
تو تمہارا تہہ کہ اپنے رب کی وہ جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ وہ جس نے		
جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَرَاشًا ۝۲۵	جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَرَاشًا ۝۲۵	جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَرَاشًا ۝۲۵
جایا تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور اس نے نازل کیا آسمان سے پانی پھر نکالا		
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَآلَتْهُمْ تَعْلَمُونَ ۝۲۶	وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَآلَتْهُمْ تَعْلَمُونَ ۝۲۶	وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَآلَتْهُمْ تَعْلَمُونَ ۝۲۶
وہ جس کے بچوں سے رزق تمہارے لیے لہذا نہ تم تمہارا اللہ کے شریک حالانکہ تم جانتے ہو اور		
إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ ۝۲۷	إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ ۝۲۷	إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ ۝۲۷
اگر ہو تم شک میں اس سے جو نازل کیا ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر تو تم لے آؤ ایک سورت اس جیسی اور		
لَوْعُوا شُهَدَاءَكُمْ ۝۲۸	لَوْعُوا شُهَدَاءَكُمْ ۝۲۸	لَوْعُوا شُهَدَاءَكُمْ ۝۲۸
تمہارا اپنے بددگاروں کو اللہ کے سوا اگر ہو تم بچے پھر اگر نہ تم کر سکو (یکام) اور (یاد رکھو) ہرگز نہیں		
تَفْعَلُوا فَأَلْفَوْا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارُ ۝۲۹	تَفْعَلُوا فَأَلْفَوْا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارُ ۝۲۹	تَفْعَلُوا فَأَلْفَوْا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارُ ۝۲۹
تم کر سکو لہذا آؤ جاؤ اس آگ سے وہ جو اسکا ایندھن ہیں لوگ اور پتھر وہ تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے		
وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي	وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي	وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
اور خوشخبری دیجیے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کیے اچھے یقیناً ان کے لیے باغات ہیں بہتی ہیں		
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۝۳۰	مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۝۳۰	مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۝۳۰
ان کے نیچے نہریں جب بھی وہ دیے جائیں گے ان میں سے کوئی پھل بطور رزق کے تو وہ کہیں گے یہ (تو) وہی ہے جو		
رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۝۳۱	رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۝۳۱	رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۝۳۱
ہم دیے گئے تھے اس سے پہلے اور وہ دیے جائیں گے (رزق) اس سے ملتا جلتا اور ان کے لیے ان میں بیاباں ہیں پاکیزہ		
وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝۳۲	وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝۳۲	وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝۳۲
اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ نہیں شرما تا (اس بات سے) کہ بیان کرے مثال کوئی سی بھی چمھری (یا)		
فَمَا فَوْقَهَا ۝۳۳	فَمَا فَوْقَهَا ۝۳۳	فَمَا فَوْقَهَا ۝۳۳
اس چیز کی جو اس سے بڑھ کر ہو (عظمت یا عبادت میں) پس لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے تو وہ جانتے ہیں بلاشبہ وہ حق ہے		

كَسَبَ ١	سَيَصِلُ	نَارًا	ذَاتَ لَهَبٍ ٥	وَ امْرَأَتُهُ ٦	حَمَالَةَ الْحَطَبِ ٧
اس نے کمایا	وہ ضرور داخل ہوگا	ایسی آگ میں	جو شعلوں والی ہے	اور اس کی بیوی بھی	(جو) لکڑیاں ڈھونے والی ہے
فِي حَيْدَهَا					
اس کی گردن میں					
حَبْلٌ					
رسی (ہوگی)					
مِّن مَّسَدٍ ٨					
چھال کی بنی ہوئی					

-۵۰۱

سُورَةُ الْاِنْفَالِ (۱۱۲) مَكِّيَّةٌ (۱۳۱)					
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ					
اللہ کے نام سے (شریع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے					
قُلْ	هُوَ	اللّٰهُ	اَحَدٌ ١	اللّٰهُ	الصَّمَدُ ٢
آپ کہہ دیجیے	وہ	اللہ	یکتا ہے	اللہ	بے نیاز ہے
لَمْ يَلِدْ ٣					
نہیں اس نے (کسی کو) جنا					
و لَمْ يُولَدْ ٤					
نہیں وہ (خود) پیدا ہوا					
لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥					
اور نہیں ہے اس کا ہمسر کوئی بھی					

-۵۰۲

سُورَةُ الْفَتٰحِ (۱۱۳) مَكِّيَّةٌ (۱۰۱)					
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ					
اللہ کے نام سے (شریع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے					
قُلْ	اَعُوْذُ	بِرَبِّ الْفَلَقِ ١	مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ٢	و مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ	
کہہ دیجیے	میں پناہ میں آتا ہوں	مجھ کے رب کی	(ہر) اس چیز کے شر سے جو	اس نے پیدا کی	اور اندھیری رات کے شر سے
اِذَا وَقَبَ ٣					
جب وہ چھا جائے اور پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے					
و مِنْ شَرِّ النَّفَّٰثٰتِ ٤					
اور پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے					
و مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ ٥					
جب وہ حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے					

-۵۰۳

سُورَةُ النَّاسِ (۱۱۴) مَكِّيَّةٌ (۱۱۱)					
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ					
اللہ کے نام سے (شریع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے					
قُلْ	اَعُوْذُ	بِرَبِّ النَّاسِ ١	مَلِكِ النَّاسِ ٢	اِلٰهِ النَّاسِ ٣	
کہہ دیجیے	میں پناہ میں آتا ہوں	انسانوں کے رب کی	انسانوں کے بادشاہ کی	انسانوں کے معبود کی	
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ٤					
وہ جو (ذکر اللہ نہ کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے					
الَّذِیْ یُوسَّوْسُ ٥					
وہ جو دوسرے ڈالنے والے کے شر سے					
فِی صُدُوْرِ النَّاسِ ٦					
لوگوں کے سینوں میں					
مِّنَ الْجِنَّۃِ ٧					
جنوں میں سے					
و النَّاسِ ٨					
انسانوں میں سے					

-۵۰۴

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

سورت	شمار پاره	ترتیب نزول	صفحہ نمبر	نام سورت	شمار پاره	ترتیب نزول	صفحہ نمبر
01	1	5	24	سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ	29	21-20	85
02	3-2-1	87	25	سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ	30	21	84
03	4-3	89	78	سُورَةُ آلِ اِيْمٰنٍ مَدَنِيَّةٌ	31	21	57
04	6-5-4	92	106	سُورَةُ الْاِيْسَاءِ مَدَنِيَّةٌ	32	21	75
05	7-6	112	138	سُورَةُ الْحٰكِمَةِ مَدَنِيَّةٌ	33	22-21	90
06	8-7	55	162	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ	34	22	58
07	9-8	39	188	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ	35	22	43
08	10-9	88	217	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	36	23-22	41
09	11-10	113	228	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	37	23	56
10	11	51	251	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	38	23	38
11	12-11	52	267	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	39	24-23	59
12	13-12	53	285	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	40	24	60
13	13	96	302	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	41	25-24	61
14	13	72	310	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	42	25	62
15	14-13	54	317	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	43	25	63
16	14	70	324	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	44	25	64
17	15	50	343	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	45	25	65
18	16-15	69	357	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	46	26	66
19	16	44	373	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	47	26	95
20	16	45	382	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	48	26	111
21	17	73	396	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	49	26	106
22	17	103	407	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	50	26	34
23	18	74	418	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	51	27-26	67
24	18	102	427	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	52	27	76
25	19-18	42	438	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	53	27	23
26	19	47	446	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	54	27	37
27	20-19	48	459	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	55	27	97
28	20	49	469	سُورَةُ الْاَنْعَامِ مَدَنِيَّةٌ	56	27	46

فعل (Verb): فعل وہ کلمہ ہے جس میں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی زمانہ پایا جائے اور وہ اپنے معنی از خود بیان کرے، مثلاً: خَلَقَ "اس نے پیدا کیا۔" دَعَا "اس نے پکارا یا دعا کی۔" يَسْمَعُ "وہ سنتا ہے یا سنے گا۔"

حرف (Preposition): حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بیان کرنے کے لیے اسم یا فعل کا محتاج ہو اور محض ربط کا فائدہ دے، مثلاً: ب "ساتھ" فِي "میں" وَ "اور"۔

نوٹ: اسم اور فعل کے پہچاننے کے لیے علامات مقرر ہیں جن کی مدد سے ہم انھیں ایک دوسرے سے ممتاز کر سکتے ہیں۔

علامات اسم

- * الف لام شروع میں آئے جیسے: (الصَّراطُ) "راستہ"۔
- * آخر میں زیر آئے جیسے: (يَبْدُو الْخَيْرُ) "اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔" یہاں اسم [يَد] مکسور ہے۔
- * مضاف الیہ ہو جیسے: (هُدًى اللّٰهُ) "اللہ کی ہدایت۔" یہاں لفظ [اللّٰهُ] مضاف الیہ ہے۔
- * اس پر تنوین آئے جیسے: (جَزَاءً) "بدلہ"۔
- * مسند الیہ ہو جیسے: (وَاللّٰهُ خَبِيرٌ) "اور اللہ خوب خبر رکھنے والا ہے۔" لفظ [اللّٰهُ] مسند الیہ (مبتدا) ہے جس کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔

* منسوب ہو، جیسے: (أَعْجَمِيٌّ وَ عَرَبِيٌّ) "کیا (کتاب) عجمی اور (رسول) عربی ہے۔" أَعْجَمِيٌّ "عجم سے منسوب ہے اور عَرَبِيٌّ "عرب سے۔"

* تصغیر ہو، جیسے: (قُرَيْشِيٌّ) "یہ قریش کا اسم مُصَغَّر ہے۔"

* تشبیہ ہو، جیسے: (لَعْلًا مِّمَّنْ يَتِيمِينَ) "دو یتیم بچوں کا۔"

* جمع ہو، جیسے: (أَنْهَارٌ) "نہریں۔"

* موصوف ہو، جیسے: (النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ) "مطمئن روح" یہاں "النفس" موصوف ہے۔

* اس کے ساتھ تائے متحرک (ة) ملی ہوئی ہو، جیسے: (مُسْلِمَةٌ) "صحیح سالم۔"

* مناولی ہو، جیسے: (يَادُمْ) "اے آدم!" یہاں [يَا] حرف ندا ہے اور اَدَمُ مناولی ہے۔

نوٹ: فعل بذاتیہ جمع یا شنیہ نہیں ہوتا بلکہ اسے فاعل کے اعتبار سے شنیہ یا جمع کہا جاتا ہے۔

علامات فعل

- * شروع میں [قَدْ] ہو، جیسے: (قَدْ خَلَتْ) "تحقیق گزر چکی۔"
 - * شروع میں سین ہو، جیسے: (سَيَصْلِي نَارًا) "وہ ضرور آگ میں جائے گا۔"
 - * شروع میں سوف ہو، جیسے: (فَسَوْفَ يَأْتِ اللّٰهُ بِقَوْمٍ) "تو عنقریب اللہ ایسی قوم لے آئے گا۔"
 - * شروع میں حرف جازم ہو، جیسے: (لَمْ يَلِدْ) "اس نے کسی کو نہیں جنا۔"
 - * آخر میں ضمیر متصل ہو، جیسے: (أَنْعَمْتَ) "تو نے انعام کیا۔" یہاں [ت] ضمیر ہے جو فعل کے ساتھ متصل ہے۔
 - * آخر میں تائے ساکن ملی ہوئی ہو، جیسے: (نَبَأْتُ) "اس نے خبر دی۔"
 - * امر ہو، جیسے: (وَأْمُرْ أَهْلَكَ) "اور اپنے گھر والوں کو حکم دے۔"
 - * نہی ہو، جیسے: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ) "(اے نبی!) اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔"
- نوٹ: فعل کی آخری چار (4) علامات کی تفصیل کے لیے آخر میں فعل کی بحث دیکھیے۔

اسم (Noun)

کسی شخص، چیز یا جگہ کے نام کو "اسم" کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ عربی زبان میں اسم کہلاتے ہیں اور اردو میں بھی بطور اسم استعمال ہوتے ہیں مثلاً: کتاب، قلم، ورق، مسجد، نبی، رسول، امت، جماعت، حبیب، صدیق۔ اسماء کو عربی زبان میں دو طرح سے لکھا جاتا ہے:

- * ان کے شروع میں [اَلْ] لگا دیتے ہیں، جیسے: کتاب سے اَلْكِتَابُ، قلم سے اَلْقَلَمُ اور مسجد سے اَلْمَسْجِدُ ان کے معنی ہوں گے: خاص کتاب، خاص قلم، خاص مسجد۔ جیسے انگریزی میں "The" ہے تقریباً اسی طرح عربی میں [اَلْ] ہے۔ اگر حروف شمیہ (ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن) سے شروع ہونے والے اسماء سے پہلے [اَلْ] آئے تو ان حروف شمیہ پر شد آئے گی اور "ل" ساکت (Silent) ہوگا، یعنی پڑھا نہیں جائے گا، جیسے: (وَالشَّمْسُ) "سورج کی قسم!"

مرفوعات کی اقسام

عربی میں فاعل کی علامت رفع (پیش) ہے اور جس اسم کے آخر میں پیش ہو وہ مرفوع کہلاتا ہے مثلاً: ﴿وَقَالَ الرَّسُولُ﴾ میں [الرَّسُولُ] پر رفع ہے۔ یہ علامت ہے کہ [قال] فعل کا فاعل لفظ [الرَّسُولُ] ہے۔ اسی لیے قاعدہ ہے: كُلُّ فَاعِلٍ مَرْفُوعٌ، وَكُلُّ مَفْعُولٍ مَنْصُوبٌ ”ہر فاعل مرفوع اور ہر مفعول منصوب ہوتا ہے“ البتہ عربی زبان میں فاعل کے علاوہ اور بھی کئی کلمات ہیں جو مرفوع ہوتے ہیں مثلاً: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ میں [الْحَمْدُ] مرفوع ہے لیکن یہ فاعل نہیں اور اعراب کی اس حالت کو حالتِ رفعی کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے مرفوعات کی آٹھ اقسام ہیں:

✽ **فاعل**: وہ ذات جس سے فعل واقع ہو جیسے: ﴿يَتُوبُ اللَّهُ﴾ ”اللہ توبہ قبول فرماتا ہے۔“

✽ **نائب فاعل**: ایسا مفعول جس کو فاعل کی جگہ پر لایا گیا ہو، جیسے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضَرْبٌ مِثْلُ﴾ ”اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔“ یہاں [مِثْلُ] نائب فاعل ہے۔

✽ **مبتدا**: جس اسم سے جملے کی ابتدا ہو وہ مبتدا کہلاتا ہے اور یہ عموماً معرفہ ہوتا ہے جیسے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ یہاں جملے کی ابتدا اسم [الْحَمْدُ] سے ہو رہی ہے لہذا یہ مبتدا ہے اور ایسے جملے کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

✽ **خبر**: جملہ اسمیہ (جو جملہ اسم سے شروع ہو رہا ہے) کے دوسرے جز کو خبر کہتے ہیں جیسے: ﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ ”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔“ اس آیت میں لفظ [اللَّهُ] مبتدا اور [نور] خبر ہے۔

✽ **إِنْ وغیرہ کی خبر**: اسمیہ جملے کے شروع میں جب ”إِنْ“ تاکید کے لیے آتا ہے تو مبتدا کو اِن کا اسم اور خبر کو اِن کی خبر کہا جاتا ہے۔ اِن وغیرہ کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے: ﴿إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ ”بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔“ یہاں لفظ [اللَّهُ] منصوب ہے کیونکہ یہ ”إِنْ“ کا اسم ہے۔ اور [غفور] مرفوع ہے کیونکہ یہ خبر ہے۔

✽ **كَانَ وغیرہ کا اسم**: جملہ اسمیہ پر لفظ ”كَانَ“ آئے تو مبتدا ”كَانَ“ کا اسم کہلاتا ہے اور خبر ”كَانَ“ کی خبر کہلاتی ہے۔ اور ”كَانَ“ کا اسم ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور خبر ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے: ﴿كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ ”اللہ بہت جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔“

✽ **مَا اور لَا کا اسم**: یہ بھی مرفوع اور اس کی خبر منصوب ہوتی ہے جیسے: ﴿مَا هَذَا بَشَرًا﴾ ”یہ (یوسف) بشر نہیں۔“

نوٹ: اگرچہ ”هَذَا“ بظاہر مرفوع نہیں لیکن حقیقت میں یہ مرفوع ہے جسے مرفوع تقدیری کہتے ہیں۔

✽ **لائے نفی جنس کی خبر**: یعنی وہ ”لا“ جس کے ذریعے سے پوری جنس کی نفی کی گئی ہو جیسے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ میں لفظ [اللہ] مرفوع ہے۔ اور [لَا] سے تمام معبودانِ باطلہ کی نفی ہے اس وجہ سے اسے لائے نفی جنس کہا جاتا ہے۔

منصوبات کی اقسام

عربی زبان میں مفعول کی علامت نصب (ـِ) ہے اور جس کلمے کے آخر میں یہ علامت آئے، اسے منصوب کہتے ہیں۔ مثلاً: ﴿فَعَصَى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ﴾ ”چنانچہ فرعون نے رسول (موسیٰ) کی نافرمانی کی۔“ یہاں [الرَّسُولُ] پر نصب سے پتا چلا کہ یہ مفعول ہے، یعنی ان کی نافرمانی کی گئی ہے، مگر عربی میں مفعول کے علاوہ کچھ اور الفاظ بھی منصوب استعمال ہوتے ہیں، جیسے: ﴿وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا﴾ ”اور لیکن وہ (ابراہیم) حق پرست تھے۔“ میں [حَنِيفًا] منصوب ہے لیکن مفعول نہیں تو اس لحاظ سے منصوبات کی بارہ (۱۲) اقسام ہیں اور اعراب کی اس حالت کو حالتِ نصبی کہتے ہیں:

✽ **مفعول بہ**: جس اسم پر فاعل کا فعل واقع ہو وہ مفعول بہ کہلاتا ہے، جیسے: ﴿وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ ”اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔“ یہاں [أَعْمَالَكُمْ] مفعول بہ ہے۔

✽ **مفعول مطلق**: وہ مصدر جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لیے آئے مفعول مطلق کہلاتا ہے جیسے: ﴿وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ ”خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے۔“ میں لفظ [تَرْتِيلًا] مفعول مطلق ہے۔

✽ **مفعول لہ**: ایسا اسم جو کسی کام کی غرض و غایت بیان کرے کہ یہ کام کس بنا پر ہوا یا کیا گیا مفعول لہ کہلاتا ہے، جیسے: ﴿يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا﴾ ”ہر کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔“ یہاں [غَصْبًا] مفعول لہ ہے۔

✽ **مفعول معہ**: وہ اسم جو واو بمعنی ”مَعَ“ کے بعد واقع ہو، اسے مفعول معہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا﴾ ”چھوڑ مجھے ساتھ اس کے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔“ یہاں [مَنْ] مفعول معہ ہے کیونکہ یہاں [و] مع کے معنی میں ہے جیسا کہ ترجمے سے واضح ہے۔

✽ **مفعول فیہ**: جس جگہ یا وقت میں فعل واقع ہو، اسے مفعول فیہ کہتے ہیں اور یہ ظرف ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

✽ **ظرف مکان** ✽ **ظرف زمان**

✽ **ظرف مکان**: جیسے ﴿وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ﴾ ”جبکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا۔“ یہاں لفظ [وَرَاءَهُ] مفعول فیہ (ظرف) ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

✽ **ظرف زمان**: جیسے ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا﴾ ”جس دن ہم متقیوں کو رحمن کی طرف (بطور) مہمان اکٹھا کر لائیں گے۔“ یہاں لفظ [يَوْمَ] ظرف ہے۔